70

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أَرْبَعُونَ حَدِيْثًا فِی فَضَائِلِ الصَّحَابِيَاتِ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعین فضائلِ صحابیاتؓ



تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:
نَضَّرَ اللّٰهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

70
سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثًا
فِي فَضَائِلِ الصَّحَابِيَّاتِ

اربعین
فضائل صحابیات رضی اللہ عنہن

تالیف:
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: **اربعین فضائل صحابیات رضی اللہ عنہن**

تألیف: **ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی**

ترتیب، تخریج واضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

حصہ اوّل

قرآن حکیم کی نظر میں صحابیات کے فضائل

حصہ دوم

احادیث کی روشنی میں صحابیات کے فضائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَہٗ -وَھُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ ۗ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعۃ : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحَابَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْھِمْ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انھوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ ❶

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' ❷

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

❶ فتح القدير : 488/1۔

❷ صحيح بخاری، کتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ... الآية﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرْقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ" [1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ ـــ)) [2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ـــ))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ.'' [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ.)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْاَرْبَعُوْنَ فِی فَضَائِلِ الصَّحَابِیَاتِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

پہلا حصہ

قرآن حکیم کی نظر میں

صحابیات رضی اللہ عنھن کے فضائل

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حقیقی مومن ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝﴾ (الحجرات: 7، 8)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جان رکھو کہ تمہارے درمیان اللہ کے رسول ہیں اگر وہ اکثر کاموں میں تمہارا کہا مانیں تو تم ایذا میں پڑھ جاوٴ۔ لیکن اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دی ہے، اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا ہے، اور تمہارے سامنے ناپسند کردیا ہے، کفر اور گناہ کو، اور نافرمانی کو، اور یہی لوگ راہِ ہدایت پانے والے ہیں اللہ کے فضل اور نعمت سے۔ اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور خوب حکمت والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝﴾ (التوبہ: 108)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہونا، بے شک وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے زیادہ لائق ہے کہ آپ اس میں

کھڑے ہوں، اور اس میں ایسے لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ وہ پاک رہیں، اور اللہ محبوب رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بخش دیا گیا ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝۱۰۰﴾
(التوبة: 100)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور سب سے پہلے ایمان اور اسلام میں سبقت کرنے والے مہاجرین اور انصار میں سے، اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوگئے اور اس میں ان کے لیے باغات تیار کیے ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے اجر عظیم ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝۱۰﴾ (الفتح: 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں، وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے، پس جو شخص بدعہدی کرے گا، تو اس بدعہدی کا برا انجام اسی کو ملے گا، اور جو شخص

اس عہد پر قائم رہے گا جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو اللہ اسے اس کا اجر عظیم عطا فرمائے گا۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کامیاب لوگ ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾

(التوبہ: 88، 89)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "لیکن رسول اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ایمان لائے، انہوں نے اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے جہاد کیا، اور انہی لوگوں کے لیے بھلائی ہے۔ اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے باغات تیار کیے ہیں، ان کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دین کی وجہ سے ہی تکالیف دی گئیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝﴾ (الحج: 39)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "جن مسلمانوں سے کافر جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے، کیونکہ وہ مظلوم ہیں، بے شک ان کی مدد پر اللہ تعالیٰ خوب قادر ہے۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں محبت کرنے والے تھے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝﴾ (آل عمران : 103)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو، اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے، تو اس نے تمہیں بچالیا، اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ پاؤ۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کافروں کے لیے سخت تھے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۗ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۗ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۗ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۗ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (المجادلہ : 22)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ

پائیں گے، وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ قبیلے کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں، یہی لوگ ہیں کہ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے۔ اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے، اور اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں، یہ اللہ کا لشکر ہے، آگاہ رہو، بے شک اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب ہوں گے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کردار نجات کے لیے معیار ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ﴾ (البقرہ:137)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر یہ لوگ تمہارے (صحابہ) کی طرح ایمان لے آئیں تو یہ ہدایت پا گئے۔ لیکن اگر ان کی مخالفت کریں گے تو برباد ہو جائیں گے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دعا کرنے کا حکم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ مَثْوٰىكُمْ ۠﴾

(محمد:19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے نبی! آپ یقین کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں، اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی۔ اللہ تم لوگوں کی آمد و رفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔''

دوسرا حصہ

احادیث کی روشنی میں

صحابیات رضی اللہ عنہن کے فضائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِينُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ:

سیّدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حدیث 1

((عَنْ أُمِّ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تُوُفِّيَ اِبْنِيْ فَجَزِعْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لِلَّذِيْ يُغَسِّلُهٗ، لَا تُغَسِّلْ اِبْنِيْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَتَقْتُلَهٗ، فَانْطَلَقَ عُكَاشَةُ بْنِ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهٗ بِقَوْلِهَا فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ ﷺ: مَا قَالَتْ؟ طَالَ عُمْرُهَا. قَالَ: فَلَا أَعْلَمُ اِمْرَأَةً عُمِّرَتْ مَا عُمِّرَتْ.)) [1]

''سیّدہ ام قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میرا بیٹا فوت ہو گیا۔ میں اس پر رو دھو رہی تھی۔ جو عورت میرے بیٹے کو غسل دے رہی تھی، اسے میں نے کہا: میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے غسل مت دو، تم اسے مار ڈالو گی۔ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بہن ام قیس رضی اللہ عنہا کی بات بتلائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: اس نے کیسی عجیب بات کی ہے، اللہ اس کی عمر دراز کرے۔ عکاشہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

---

[1] مسند احمد: 356/6، تحقیق شعیب الارنووط: 26999/44۔ شیخ شعیب نے اسے ”حسن الإسناد“ قرار دیا ہے۔

''پھر میں کسی ایسی عورت کو نہیں جانتا، جس کی عمر اتنی لمبی ہوئی ہو، جتنی ام قیس رضی اللہ عنہا کی ہوئی۔''

سیّدہ خولہ رضی اللہ عنہا صابرہ، شاکرہ خاتون تھیں

حدیث 2

((وَعَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ خُوَيْلَةُ بِنْتِ حَكِيْمِ بْنِ أُمَيَّةَ رضی اللہ عنہا وَكَانَتْ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْن رضی اللہ عنہ ، قَالَتْ: فَرَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَذَاذَةَ هَيْئَتِهَا فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ! مَا أَبَذَّ هَيْئَةَ خُوَيْلَةَ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! امْرَأَةٌ لَا زَوْجَ لَهَا يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ فَهِيَ كَمَنْ لَا زَوْجَ لَهَا ، فَتَرَكَتْ نَفْسَهَا وَأَضَاعَتْهَا ، قَالَتْ: فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عُثْمَانُ أَرَغْبَةً عَنْ سُنَّتِيْ؟ قَالَ فَقَالَ: لَا ، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلٰكِنْ سُنَّتُكَ أَطْلُبُ ، قَالَ: فَإِنِّيْ أَنَامُ وَأُصَلِّيْ وَأَصُوْمُ وَأَفْطِرُ ، وَأَنْكِحُ النِّسَاءَ فَاتَّقِ اللّٰهَ يَا عُثْمَانُ! فَإِنَّ لِأَهْلِكَ حَقًّا ، وَإِنَّ لِضَيْفِكَ حَقًّا ، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ ، وَصَلِّ وَنَمْ .)) [1]

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں کہ خویلہ بنت حکیم بن امیہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں اور وہ سیّدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سیّدہ خویلہ رضی اللہ عنہا کو شکستہ حال دیکھا تو ارشاد فرمایا:

[1] مسند احمد: 269/6، تحقیق شعیب الارنؤوط: 26308/43۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن الإسناد'' کہا ہے۔

عائشہ! خویلہ نے ایسا حال کیوں بنا رکھا ہے؟ میں نے بتایا: بے شوہر عورت (جیسی) ہے۔ اس کا شوہر ہر دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے اور یہ بے چاری ایسی ہے جیسے بے شوہر ہو، لہٰذا اس نے بھی اپنا بناؤ سنگھار چھوڑ دیا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا، وہ حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں میری سنت پسند نہیں؟ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیوں پسند نہیں؟ بلکہ میں تو آپ ﷺ کی سنت کا طالب ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ رکھتا بھی ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں، میں نے عورتوں سے نکاح کیا ہے۔ عثمان اللہ سے ڈر! تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے، تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری اپنی جان کا بھی تجھے پر حق ہے۔ لہٰذا روزہ رکھ بھی اور چھوڑ بھی، نماز بھی پڑھ اور آرام بھی کر۔''

سیّدہ اُم شریک رضی اللہ عنہا کی کرامت

حدیث 3

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ رضی اللہ عنہا: فَحَمَلُوْنِیْ عَلٰی بَعِيْرٍ لَيْسَ تَحْتِیْ شَیْءٌ ثُمَّ تَرَكُوْنِیْ ثَلَاثًا لَا يُطْعِمُوْنِیْ وَلَا يَسْقُوْنِیْ، وَكَانُوْا اِذَا نَزَلُوْا مَنْزَلًا وَ أَوْثَقُوْنِیْ فِی الشَّمْسِ وَاسْتَظَلُّوْا مِنْهُمْ، وَحَبَسُوْنِیْ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، فَبَيْنَاهُمْ قَدْ نَزَلُوْا مَنْزَلًا وَأَوْثَقُوْنِیْ فِی الشَّمْسِ اِذَا أَنَا بِبَرْدِ شَیْءٍ عَلٰی صَدْرِیْ، فَتَنَاوَلْتُهٗ، فَاِذَا هُوَ دَلْوٌ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ قَلِيْلًا، ثُمَّ نَزَعَ مِنِّیْ فَرُفِعَ ثُمَّ عَادَ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ رُفِعَ، ثُمَّ عَادَ

فَتَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ رُفِعَ مِرَارًا ، ثُمَّ تَرَكْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى رَوَيْتُ ثُمَّ أَفَضْتُ سَائِرَهُ عَلَى جَسَدِيْ وَثِيَابِيْ۔ فَلَمَّا اسْتَيْقَظُوْا اِذَا هُمْ بِأَثَرِ الْمَاءِ وَرَأَوْنِيْ حَسَنَةَ الْهَيْئَةِ ، فَقَالُوْا لِيْ: إِنْحَلَلْتِ فَأَخَذْتِ سِقَاءَنَا فَشَرَبْتِ مِنْهُ؟ قُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ! وَلٰكِنَّهُ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ كَذَا وَكَذَا۔ قَالُوْا: لَئِنْ كُنْتِ صَادِقَةً لَدِيْنُكِ خَيْرٌ مِنْ دِيْنِنَا ، فَلَمَّا نَظَرُوْا أَسْقِيَتِهِمْ وَجَدُوْهَا كَمَا تَرَكُوْهَا فَأَسْلَمُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ .))[1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیّدہ ام شریک رضی اللہ عنہا نے بتایا (کہ جب قریش مکہ نے مجھے مکہ سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا تو) مجھے ایک اونٹ پر بٹھا دیا، جس کی پیٹھ پر کوئی چیز نہیں تھی۔ مجھے تین دن بھوکا اور پیاسا رکھا گیا۔ جب وہ لوگ کہیں پڑاؤ کرتے تو مجھے رسیوں میں جکڑ کر دھوپ میں ڈال دیتے اور خود سایہ دار جگہ پر آرام کرتے۔ کھانے پینے کی کوئی چیز نہ دیتے۔ ایک جگہ ان لوگوں نے پڑاؤ کیا اور مجھے دھوپ میں باندھ کر ڈال دیا۔ میں نے اچانک اپنے سینہ پر کسی چیز کی ٹھنڈک محسوس کی۔ میں نے اسے پکڑا تو وہ پانی کا ڈول تھا۔ میں نے اس سے تھوڑا سا پیا تو ڈول میرے ہاتھ سے چھوٹا اور اوپر اٹھا لیا گیا، میں نے دوبارہ اسے پکڑا اور اس سے پانی پیا اور ڈول پھر اوپر اٹھا لیا گیا۔ پھر میں نے اسے پکڑا اور پانی پیا، پھر وہ اوپر اٹھا لیا گیا۔ کئی بار ایسا ہوا، پھر میں نے چھوڑا اور پیا حتی کہ خوب سیر ہوگئی۔ پھر میں نے وہ پانی اپنے جسم اور کپڑوں پر بہا دیا۔ جب وہ لوگ اٹھے اور انہوں نے پانی کے اثرات دیکھے اور میری پہلے سے بہتر حالت دیکھی تو کہنے لگے: کیا تو نے رسیاں کاٹ کر ہمارے برتنوں سے پانی پیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم ایسا نہیں بلکہ میرے ساتھ تو یہ اور یہ معاملہ

[1] صفة الصفوة: 419/2.

ہوا۔ انہوں نے کہا: اگر تو واقعی سچی ہے تو پھر تمہارا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ پھر جب انہوں نے اپنے برتن دیکھے تو وہ ویسے کے ویسے ہی تھے جیسے انہوں نے رکھے تھے، تو سارے لوگوں نے اسلام قبول کرلیا۔''

سیّدہ شفاء رضی اللہ عنہا لکھنے کا فن اور دم کرنا جانتی تھیں

حدیث 4

((وَعَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَیَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لِی: أَلَا تُعَلِّمِینَ هٰذِهِ رُقْیَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِیهَا الْكِتَابَةَ!)) [1]

''اور سیّدہ شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی تھی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا: جس طرح تم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو لکھنا سکھایا ہے، اسی طرح سے پھوڑے، پھنسی کا دم بھی سکھا دو۔''

سیّدہ اُمِ معبد خزاعیہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 5

((وَعَنْ حُبَیْشِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ...... هُوَ اَخُ اُمِّ مَعْبَدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ...... اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ خَرَجَ مِنْ بِمَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَی الْمَدِیْنَةِ، هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَوْلٰی اَبِیْ بَكْرٍ عَامِرِ بْنِ فُهَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَدَلِیْلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّیْثِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَرُّوْا عَلٰی خَیْمَةِ

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الطب والرقی، رقم: 3887، سلسلة الصحیحة، رقم: 187.

أُمّ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہا ، فَسَأَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْا مِنْهَا ، فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ...... مُسْنِتِيْنَ...... فَنظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى شَاةٍ فِيْ كَسْرِ الْخَيْمَةِ ، فَقَالَ: وَمَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ؟ قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ ، قَالَ: هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ: هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ ، قَالَ: أَتَاْذَنِيْنَ لِيْ اَنْ اَحْلِبَهَا؟ قَالَتْ: بِاَبِيْ وَاَنْتَ وَاَمِّيْ اِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلِبْهَا ، فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمسح بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى ، وَدَعَا لَهَا فِيْ شَاتِهَا ، فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ ، وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ ، فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ ، فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا ، حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ، ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رُوِيَتْ ، وَسَقٰى اَصْحَابَهٗ حَتّٰى رَوُوْا ، ثُمَّ شَرِبَ آخِرُهُمْ ، ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ ، حَتّٰى مَلَأَ الْإِنَاءُ ، ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا ، وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا .))[1]

''اور سیّدنا جیش بن خالد رضی اللہ عنہ...... ام معبد رضی اللہ عنہا کے بھائی...... سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے نکالے گئے اور مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو آپ ﷺ کے ساتھ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام سیّدنا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور ان حضرات کا گائیڈ عبداللہ اللیثی بھی تھے۔ جب یہ لوگ ام معبود رضی اللہ عنہا کے خیمے کے پاس سے گزرے تو ام معبد رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا

[1] شرح السنة للبغوی: 261/13، رقم: 3704، مشکوٰة المصابیح، کتاب الفضائل، بـاب فی المعجزات، رقم الحدیث: 5943، مستدرك حاکم: 8/3۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس کے پاس گوشت اور کھجوریں ہیں تا کہ وہ اس سے خرید سکیں۔ ان لوگوں کو ام معبود رضی اللہ عنہا سے کوئی چیز نہ ملی۔ ویسے بھی یہ لوگ غریب اور قحط زدہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمے کے کونے میں بکری دیکھی تو دریافت فرمایا: اے ام معبد! یہ بکری کیسی ہے؟ ام معبد رضی اللہ عنہا نے عرض کی: لاغر پن کی وجہ سے یہ بکری اپنے ریوڑ سے پیچھے رہ گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا یہ دودھ پیتی ہے؟ ام معبد رضی اللہ عنہا نے عرض کی: دودھ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو مجھے اس کا دودھ دوہنے کی اجازت دیتی ہے؟ ام معبد رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! اگر آپ کو دودھ نظر آتا ہے تو بسم اللہ فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری منگوائی اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور بسم اللہ پڑھ کر اس کے لیے دعا فرمائی، بکری نے اپنے دونوں پاؤں کھول دیئے، دودھ چھوڑ دیا اور جگالی کرنے لگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے گھر والوں کو کفایت کرنے والا برتن طلب فرمایا اور اس میں اتنا دودھ دوہا کہ اس کے کناروں تک جھاگ آ گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام معبد رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا حتی کہ وہ بھی سیر ہوگئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو دودھ پلایا حتی کہ وہ بھی سیر ہو گئے۔ آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دودھ نوش فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ اسی برتن میں دودھ دوہنا شروع کیا حتی کہ وہ برتن بھر گیا اور اسے ام معبد رضی اللہ عنہا کے حوالے کر دیا۔ (رخصت ہونے سے قبل) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام معبد رضی اللہ عنہا سے بیعت لی اور وہاں سے (مدینہ منورہ کی طرف) روانہ ہو گئے۔"

حدیث 6

((وَعَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَائِطِ عَلٰى أُمِّ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہا فَقَالَ: يَا أُمَّ مَعْبَدٍ! مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ؟

مُسْلِمُ أَمْ كَافِرٌ؟ فَقَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ، قَالَ ﷺ: فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَآبَّةٌ وَلَا طَيْرٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .)) [1]

''اور سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ ام معبد رضی اللہ عنہا کے باغ میں تشریف لے گئے اور پوچھا: ام معبد! یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے ہیں؟ کسی مسلمان نے یا کافر نے؟ سیّدہ ام معبد رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مسلمان نے لگائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے، پھر اس سے کوئی انسان، چوپایہ یا پرندہ کچھ کھاتا ہے تو درخت لگانے والے کو قیامت تک صدقہ کا اجر وثواب ملتا رہتا ہے۔''

سیّدہ اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کے فضائل

حدیث 7

((وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ خَطَبَ اِلٰى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اِبْنَتَهٗ أُمَّ كَلْثُوْمٍ رضی اللہ عنہا فَقَالَ: أَنْكِحْنِيْهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: اِنِّیْ اَرْصِدُهَا لِاِبْنِ أَخِيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: أَنْكِحْنِيْهَا، فَوَاللّٰهِ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يَرْصِدُ مِنْ أَمْرِهَا مَا أَرْصِدُهٗ، فَأَنْكَحَهٗ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ، فَأَتٰى عُمَرُ رضی اللہ عنہ الْمُهَاجِرِيْنَ، فَقَالَ: أَلَا تُهَنُّوْنِيْ؟ فَقَالُوْا: بِمَنْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ فَقَالَ: بِأُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَابْنَةِ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ

[1] صحيح مسلم، كتاب المساقاة والمزارعة، رقم: 7971.

نَسَبٍ وَسَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُوْنَ بَيْنِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَسَبٌ وَسَبَبٌ .)) ❶

''اور سیّدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح میرے ساتھ کرا دیں۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اس کا نکاح اپنے بھائی جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کرنے کا سوچ رہا ہوں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح میرے ساتھ کر دیں۔ اللہ کی قسم! لوگوں میں سے کوئی بھی اس معاملے میں اتنا حریص نہیں جتنا میں ہوں۔ چنانچہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا نکاح سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: مجھے مبارک نہیں دو گے؟ مہاجرین نے پوچھا: کس بات کی مبارک؟ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما و فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ سے نکاح کی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: قیامت کے روز ہر طرح کے تعلقات اور اسباب منقطع ہو جائیں گے، سوائے اس تعلق اور سبب کے جو میری وجہ سے ہوگا۔ اس لیے میں نے سوچا کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان وہ تعلق اور سبب پیدا ہو جائے (جو قیامت کے روز کام آنے والا ہے۔)''

حدیث 8

((وَعَنْ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ،

❶ مستدرك الحاكم: 141/3۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِي عِنْدَكَ، يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ رضي الله عنهما، فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ بِهَا مِنْهَا، وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: فَإِنَّهَا كَانَتْ تُزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ.))[1]

''اور سیّدنا ثعلبہ بن ابو مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد میں) مدینہ کی عورتوں میں کچھ چادریں تقسیم کیں۔ایک عمدہ سی چادر بچ گئی۔ وہاں موجود حضرات میں سے بعض نے مشورہ دیا: امیر المومنین! یہ چادر بنت رسول ﷺ جو آپ کے نکاح میں ہے انہیں بھجوا دیجیے۔ بنت رسول ﷺ سے ان کی مراد سیّدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما تھیں۔سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیّدہ ام سلیط رضی اللہ عنہا، اس چادر کی زیادہ حق دار ہیں۔سیّدہ ام سلیط رضی اللہ عنہا ایک انصاری خاتون تھیں جنہوں نے رسول اکرم ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیّدہ ام سلیط رضی اللہ عنہا غزوہ احد میں ہمارے لیے پانی کی مشکیں بھر بھر کر لایا کرتی تھیں۔''

سیّدہ اُم عمارہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کا دفاع کرتی ہیں

حدیث 9

((وَعَنْ أُمِّ سَعْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ رضي الله عنها كَانَتْ تَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ عَمَّارَةَ رضي الله عنها فَقُلْتُ: لَهَا يَا خَالَةُ! اَخْبِرِينِي خَبَرَكِ، فَقَالَتْ: خَرَجْتُ اَوَّلَ النَّهَارِ وَاَنَا اَنْظُرُ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ

[1] صحیح البخاری، کتاب المغازی، رقم: 4071.

وَمَعَى سِقَاءٌ فِيْهِ مَاءٌ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ وَالدَّوْلَةُ وَالرِّيْحُ لِلْمُسْلِمِيْنَ، فَلَمَّا انْهَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ انْحَزْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُمْتُ أُبَاشِرُ الْقِتَالَ وَأَذُبُّ عَنْهُ بِالسَّيْفِ، وَأَرْمِي عَنِ الْقَوْسِ حَتَّى خَلَصَتِ الْجِرَاحُ إِلَيَّ، قَالَتْ: فَرَأَيْتُ عَلَى عَاتِقِهَا جُرْحًا أَجْوَفَ لَهُ غَوْرٌ، فَقُلْتُ: مَنْ أَصَابَكِ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: ابْنُ قُمْئَةَ، أَقْمَاهُ اللّٰهُ! لَمَّا وَلَّى النَّاسُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَقْبَلَ يَقُوْلُ: دُلُّوْنِي عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا فَاعْتَرَضْتُ لَهُ أَنَا وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأُنَاسٌ مِمَّنْ ثَبَتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَرَبَنِي هٰذِهِ الضَّرْبَةَ، وَلٰكِنْ فَلَقَدْ ضَرَبْتُهُ عَلَى ذٰلِكَ ضَرَبَاتٍ وَلٰكِنْ عَدُوَّ اللّٰهِ كَانَ عَلَيْهِ دِرْعَانِ.)) [1]

''اور سیّدہ ام سعد بن سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میں ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی خالہ جان! مجھے غزوہ احد میں اپنی خدمات کے بارے میں کچھ بتائیں۔ سیّدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں دن کے پہلے حصے میں نکلی اور مجاہدین نے جو معرکہ سرانجام دیا اسے دیکھا میرے پاس پانی کا مشکیزہ تھا (جس سے میں مجاہدین کو پانی پلاتی تھی) جب میرا گزر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حفاظت میں تھے اور اس وقت جنگ کی صورت حال مسلمانوں کے حق میں تھی۔ لیکن جب مسلمان منتشر ہوئے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سینہ سپر ہو کر لڑنے لگی، تلوار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لیے کمان سے

[1] سیرت ابن هشام: 3/ 54.

تیر پھینکے حتی کہ اسی تگ و دود میں خود بھی زخمی ہوئی۔ سیّدہ ام سعد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے کندھے پر ایک گہرا زخم دیکھا تو پوچھا: آپ کو یہ زخم کس نے لگایا ہے؟ سیّدہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ابن قمئہ نے، اللہ اسے ذلیل کرے۔ ہوا یوں کہ جب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور چلے گئے تو ابن قمئہ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھا، مجھے بتاؤ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں ہے؟ میں خود مروں گا یا اسے مار دوں گا۔ یہ سن کر میں اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور کچھ دوسرے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے وہ بھی آگے بڑھے، اس وقت مجھ پر ابن قمئہ نے وار کیا میں نے اس کے جواب میں اس پر کئی وار کیے لیکن اللہ کا دشمن اس روز دو زرہیں پہنے ہوئے تھا (اس لیے بچ نکلا)۔''

سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 10

((وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ رضي الله عنه أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ يُرَدُّ وَلٰكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ، فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِي وَمَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذٰلِكَ مَهْرَهَا.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام بھیجا تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا: واللہ! آپ جیسے آدمی کا پیغام رد تو نہیں کیا جا سکتا، لیکن تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں۔ میرے لیے یہ جائز نہیں کہ تیرے ساتھ نکاح کروں۔ ہاں! اگر تو مسلمان ہو جائے (تو

[1] سنن نسائی، کتاب النکاح، رقم: 3341۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

میں تیار ہوں) اور تیرا مسلمان ہونا ہی میرا مہر ہوگا۔ اس کے علاوہ میں تجھ سے کوئی مہر طلب نہیں کروں گی۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے اور یہی اسلام لانا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا حق مہر تھا۔''

حدیث 11

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِاَبِی طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ مِنْ اُمِّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا: لَا تُحَدِّثُوا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهٖ حَتّٰى اَكُونَ اَنَا اُحَدِّثُهٗ، قَالَ: فَجَآءَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ عَشَآءً فَاَكَلَ وَشَرِبَ، قَالَ: ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهٗ اَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّهٗ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْهَا، قَالَتْ: يَااَبَا طَلْحَةَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ اَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ اَلَهُمْ اَنْ يَّمْنَعُوهُمْ، قَالَ: لَا، قَالَتْ: فَاحْتَسِبْ ابْنَكَ، قَالَ: فَغَضِبَ، وَقَالَ تَرَكْتِنِی حَتّٰى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ اَخْبَرْتِنِی بِابْنِی، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِیْ غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا قَالَ: فَحَمَلَتْ.))[1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ام سلیم رضی اللہ عنہا سے ایک بیٹا فوت ہوگیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے گھر کے افراد سے کہا کہ ابوطلحہ (گھر آئیں تو ان) کو نہ بتانا جب تک میں خود نہ بتاؤں۔ جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں شام کا کھانا دیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے خوب اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم: 6322.

ام سلیم رضی اللہ عنہا سے صحبت کی۔ جب حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ ابوطلحہ خوب سیر بھی ہوئے اور صحبت بھی کر لی (یعنی مکمل طور پر پرسکون ہو گئے) تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابوطلحہ! اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی کو ادھار دیں اور پھر اپنی چیز واپس مانگ لیں تو کیا ادھار لینے والا انکار کر سکتا ہے؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: تو پھر میں تمہیں تمہارے بیٹے کی وفات کی خبر دیتی ہوں۔ یہ سن کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے کہ تم نے مجھے میرے بیٹے کی (پہلے) خبر کیوں نہ دی حالانکہ میں نے صحبت بھی کی اور اب مجھے بتا رہی ہو؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تمہیں گزشتہ رات میں برکت دے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئیں۔"

حدیث 12

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ بِـأَهْـلِهِ، فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها حَيْسًـا، فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَـقَالَتْ: يَا أَنَسُ! اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْ لَهُ: بَعَثَتْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّـي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ: إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُـولَ الـلّٰـهِ، قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّـي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ: إِنَّ هَذَا مِنَّا لَكَ قَلِيلٌ، فَقَالَ: ضَعْهُ ثُـمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ وَسَمَّى رِجَـالًا، قَـالَ: فَـدَعَـوْتُ مَـنْ سَـمَّى وَمَنْ لَقِيتُ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَـسٍ: عَـدَدُ كَـمْ كَانُوا؟ قَالَ: زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ، قَالَ: وَقَالَ لِي رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ: يَـا أَنَـسُ هَـاتِ التَّـوْرَ، قَـالَ: فَدَخَلُوا حَتَّى

امْتَلَأَتْ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ: فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ، وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ، حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ، قَالَ: فَقَالَ لِي: يَا أَنَسُ ارْفَعْ قَالَ: فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے) نکاح کیا اور گھر (یعنی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس) تشریف لائے تو میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حیس (کھانا) تیار کیا اور اسے برتن میں ڈال کر مجھے کہا: اے انس! یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ اور عرض کرنا، میری والدہ سلام عرض کرتی ہیں اور انہوں نے یہ کھانا بنا کر بھیجا ہے، یا رسول اللہ! یہ ہماری طرف سے حقیر سا ہدیہ ہے۔ (آپ قبول فرمائیں) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پیش کرتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ یہ ہماری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حقیر سا ہدیہ ہے۔ (قبول فرمائیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا، اسے رکھ دو۔ پھر ارشاد فرمایا: اب جاؤ اور فلاں فلاں آدمی کو بلا لاؤ اور اس کے علاوہ جو بھی ملے اسے بلا لانا اور بعض آدمیوں کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام بھی لیے۔ چنانچہ میں نامزد افراد کے علاوہ جو بھی ملا سب کو بلا لایا۔ راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم سارے کتنے لوگ تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تقریباً تین سو آدمی ہوں گے۔ پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: انس، کھانے کا برتن لاؤ! لوگ جب آئے تو صحن اور کمرہ سب لوگوں سے بھر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، رقم: 3218۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ارشاد فرمایا: دس، دس آدمی حلقہ بنالیں اور ہر آدمی اپنے سامنے سے کھانا کھائے۔''

حدیث 13

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا، فَعَرِقَ، وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلِتُ الْعَرَقَ فِيهَا، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ؟ قَالَتْ: هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيبِ.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور قیلولہ فرمانے لگے۔ اس دوران آپ ﷺ کو پسینہ آیا، میری ماں (حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا) ایک شیشی لے آئیں اور آپ ﷺ کا پسینہ اس میں جمع کرنے لگیں۔ نبی اکرم ﷺ جاگ اٹھے اور پوچھا: ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے جسے ہم خوشبو میں شامل کرتے ہیں اور آپ ﷺ کا پسینہ تو تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار ہے۔''

سیّدہ اُم ورقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حدیث 14

((وَعَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ نَوْفَلٍ، وَكَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ الْقُرْآنَ، فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ تَتَّخِذَ فِي دَارِهَا مُؤَذِّنًا، فَأَذِنَ لَهَا.)) [2]

''اور حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا بنت عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ رسول

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم :6055.

[2] سنن ابو داؤد، كتاب الصلاة، رقم :591- محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

اللہ ﷺ ان کے گھر تشریف لایا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے لیے ایک مؤذن مقرر کر رکھا تھا جو ان کے گھر میں (عورتوں کے لیے) اذان دیتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ اپنے محلے کی عورتوں کی امامت کروائیں۔‘‘

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حدیث 15

((وَعَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ؛ شَعْبُ هَمْدَانَ، اَنَّهٗ سَالَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاَوَّلِ، فَقَالَ: حَدِّثِيْنِي حَدِيثًا سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، لَا تُسْنِدِيهِ اِلَى اَحَدٍ غَيْرِهٖ، فَقَالَتْ: لَئِنْ شِئْتَ لَاَفْعَلَنَّ، فَقَالَ لَهَا: اَجَلْ، حَدِّثِيْنِي فَقَالَتْ: فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نِدَآءَ الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَآءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ: اَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: اِنِّي وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ، وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا، فَجَآءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي

حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ .))[1]

''اور حضرت عامر بن شراحیل شعبی رحمہ اللہ نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے کہا: جو کہ ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں اور پہلے پہل ہجرت کرنے والی خاتون تھیں، مجھے کوئی حدیث سناؤ جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو لیکن درمیان میں کوئی واسطہ نہ ڈالنا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: اچھا، اگر تم ایسا چاہتے ہو تو میں تمہیں ایسی حدیث ہی سناؤں گی۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اچھا سناؤ! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب میں نے (طلاق کی) عدت پوری کر لی، تو میں ایک منادی کی آواز سنی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آواز دے رہا تھا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ! میں بھی مسجد کی طرف نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی۔ میں اس صف میں تھی جس میں عورتوں مردوں سے متصل صف میں تھیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آدمی اپنی نماز کی جگہ پر ہی بیٹھا رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں (کسی بات کی) رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا، بلکہ اس لیے جمع کیا ہے کہ تمہیں بتاؤں: تمیم داری ایک عیسائی شخص تھا، وہ میرے پاس آیا، اسلام قبول کیا اور میرے ہاتھ پر بیعت کی اور ایک واقعہ بیان کیا جو میری اس حدیث سے مطابقت رکھتا ہے، جو میں نے مسیح دجال کے بارے میں تمہیں بتائی تھی۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الفتن، رقم :7386.

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا اپنی زکاۃ اپنے شوہر کو دیتی تھیں

حدیث 16

((وَعَنْ زَيْنَبَ رضی اللہ عنہا امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَتْ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ، وَكَانَتْ زَيْنَبُ رضی اللہ عنہا تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا قَالَ: فَقَالَتْ لِعَبْدِاللّٰهِ سَلْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ، حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي، فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ رضی اللہ عنہ فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ ﷺ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي؟ وَقُلْنَا: لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ ﷺ: مَنْ هُمَا؟ قَالَ زَيْنَبُ رضی اللہ عنہا قَالَ: أَيُّ الزَّيَانِبِ؟ قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ ﷺ: نَعَمْ، لَهَا أَجْرَانِ، أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے مسجد میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: صدقہ کرا گرچہ اپنے زیوروں سے ہو۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا (اپنے شوہر) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پر اور کچھ یتیموں پر جو ان کی پرورش میں تھے خرچ کیا کرتی تھیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم ﷺ سے پوچھو کہ اگر میں اپنی زکاۃ اپنے خاوند اور یتیم بچوں کو

[1] صحيح بخاري، كتاب الزكاة، رقم: 1466.

جو میری پرورش میں ہیں دے دوں تو کیا درست ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم خود ہی جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لو۔ آخر حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ وہاں ایک انصاری عورت کو دروازے پر پایا جو میرے جیسا ہی مسئلہ پوچھنے آئی تھی۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے سے گزرے۔ ہم نے ان سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ اگر میں اپنے خاوند اور چند یتیموں کو جو میری پرورش میں ہیں، زکاۃ دوں تو کیا یہ درست ہے؟ ہم نے کہہ دیا کہ ہمارا نام نہ لینا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ دو عورتیں یہ مسئلہ پوچھتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون سی عورتیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: زینب رضی اللہ عنہا نامی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون سی زینب؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک درست ہے اور ان کو دوگنا ثواب ملے گا، ایک تو قرابتداری کا اجر اور دوسرا زکاۃ کا اجر۔''

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا شرکیہ دم چھوڑنا

حدیث 17

((وَعَنْ زَيْنَبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا امْرَأَةِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ: كَانَ عَبْدُاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا جَاءَ مِنْ حَاجَةٍ فَانْتَهَى إِلَى الْبَابِ تَنَحْنَحَ وَبَزَقَ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَهْجُمَ مِنَّا عَلَى شَيْءٍ يَكْرَهُهُ، قَالَتْ: وَإِنَّهُ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَتَنَحْنَحَ، قَالَتْ: وَعِنْدِي عَجُوزٌ تَرْقِينِي مِنَ الْحُمْرَةِ، فَأَدْخَلْتُهَا تَحْتَ السَّرِيرِ، فَدَخَلَ، فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي، فَرَأَى فِي عُنُقِي خَيْطًا، قَالَ: مَا هٰذَا الْخَيْطُ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: خَيْطٌ أُرْقِي

لِيْ فِيْهِ، قَالَتْ: فَأَخَذَهٗ فَقَطَعَهٗ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ آلَ عَبْدِاللّٰهِ لَأَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهٗ: لِمَ تَقُوْلُ هٰذَا؟ وَقَدْ كَانَتْ عَيْنِيْ تَقْذِفُ فَكُنْتُ أَخْتَلِفُ اِلٰى فُلَانِ الْيَهُوْدِيِّ يَرْقِيْهَا، وَكَانَ اِذَا رَقَاهَا سَكَنَتْ. قَالَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ، كَانَ يَنْخَسُهَا بِيَدِهٖ، فَاِذَا رَقِيَ كَفَّ عَنْهَا، اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكِ أَنْ تَقُوْلِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب گھر آتے تو دروازے پر آ کر رک جاتے اور کھانستے تا کہ ہماری طرف سے گھر کے اندر انہیں کوئی ناگوار بات محسوس نہ ہو۔ ایک روز وہ باہر سے آئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا، میرے پاس ایک بوڑھی عورت تھی جو مجھے دم کر رہی تھی۔ بخار سے میرا جسم تپ رہا تھا۔ میں نے بوڑھی عورت کو چار پائی کی اوٹ میں کر دیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے اور میرے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ میری گردن میں ایک دھاگہ دیکھا تو پوچھنے لگے: یہ دھاگا کیسا ہے؟ میں نے بتایا: اس دھاگے پر میرے لیے دم کیا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دھاگہ پکڑا اور توڑ ڈالا۔ پھر فرمایا: دم، تعویز اور دھاگے شرک ہیں۔ میں نے کہا: آپ کیسے کہتے ہیں یہ شرک ہے؟ میری آنکھ دکھتی تھی، میں فلاں یہودی عورت کے پاس گئی، اس نے دم کیا اور دم کے بعد میری آنکھ ٹھیک ہو گئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سب شیطان کی طرف سے ہے۔ وہ اپنے ہاتھ سے آنکھ کو

[1] مسند احمد: 380/1، رقم: 3615۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' کہا ہے۔

تکلیف پہنچاتا ہے۔ جب وہ عورت دم کرتی ہے تو شیطان رک جاتا ہے۔ اس لیے تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ والے کلمات کہنا ہی کافی ہیں۔ آپ ﷺ کے الفاظ مبارک یہ ہیں: "أَذْهِبِ الْبَأْسَ ، رَبَّ النَّاسِ ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ ، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا" اے لوگوں کے رب! بیماری دور فرما دے، شفا عطا فرما، تو ہی شفا عطا فرمانے والا ہے، ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری نہ رہے۔"

سیّدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت واحادیث

حدیث 18

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَرِيرَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَ: أَيُّ بَرِيْرَةُ! هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيبُكِ؟ قَالَتْ لَهُ بَرِيْرَةُ رضی اللہ عنہا: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ غَيْرَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ أَهْلِهَا فَتَاتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ .)) [1]

"اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے (واقعہ افک کی تحقیق کے لیے) حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور دریافت فرمایا: بریرہ! کیا تو نے کبھی عائشہ رضی اللہ عنہا کے کردار میں کوئی شک والی بات دیکھی ہے؟ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں کبھی کوئی ایسی بات نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ وہ ابھی کم سن ہیں، آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے۔"

[1] صحيح بخاري، كتاب المغازي، رقم: 4141.

حدیث 19

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ رضی اللہ عنہا كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ: مُغِيثٌ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبَّاسٍ: يَا عَبَّاسُ! أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ، وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ رَاجَعْتِهِ؟ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ، قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ.)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا (آزاد ہوگئیں اور ان) کا شوہر غلام تھا جس کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا۔ میں اب بھی (تصور میں) اسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے پیچھے روتا اور گلیوں کے چکر لگاتا پھرتا تھا۔ آنسو اس کی داڑھی پر گر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے عباس! کیا تجھے حیرانگی نہیں ہوتی کہ مغیث کو بریرہ سے کتنی محبت ہے اور بریرہ کو مغیث سے کتنی نفرت ہے؟ پھر آپ ﷺ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے فرمایا: بریرہ (رضی اللہ عنہا) مغیث کے ساتھ ہی رہ لو! حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ آپ ﷺ کا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بس، سفارش کے طور پر کہہ رہا ہوں۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: تو پھر مجھے اس کے ساتھ رہنے کی خواہش نہیں۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الطلاق، رقم :5283.

سیّدہ اُم منذر سلمٰی بنت قیس رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 20

((وَعَنْ سَلْمٰی بِنْتِ قَیْسٍ رضی اللہ عنہا ۔ وَكَانَتْ إِحْدَى خَالَاتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ صَلَّتْ مَعَهُ الْقِبْلَتَيْنِ، وَكَانَتْ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ النَّجَّارِ ۔ قَالَتْ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَبَايَعْتُهُ فِي نِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا شَرَطَ عَلَيْنَا أَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا، وَلَا نَأْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيْهِ بَيْنَ أَيْدِيْنَا وَأَرْجُلِنَا، وَلَا نَعْصِيَهُ فِي مَعْرُوْفٍ، قَالَتْ: قَالَ ﷺ: وَلَا تَغْشُشْنَ أَزْوَاجَكُنَّ قَالَتْ: فَبَايَعْنَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا، فَقُلْتُ لِامْرَأَةٍ مِنْهُنَّ: اِرْجِعِي فَاسْأَلِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا غِشُّ أَزْوَاجِنَا؟ قَالَتْ: فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ ﷺ: تَأْخُذُ مَالَهُ فَتُحَابِي بِهِ غَيْرَهُ.))[1]

''اور حضرت سلمٰی بنت قیس رضی اللہ عنہا جو کہ رسول اللہ ﷺ کی خالاؤں میں سے ہیں، نے دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، بنو عدی بن نجار سے ان کا تعلق تھا۔ وہ کہتی ہیں: میں انصاری خواتین کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ آپ ﷺ نے ہمارے سامنے یہ شرائط رکھیں: (1) ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤں گی۔ (2) چوری نہیں کریں گی (3) زنا نہیں کریں گی (4) اپنی اولاد کو قتل نہیں

---

[1] مسند احمد: 380/6، رقم: 27133، مجمع الزوائد: 38/6۔ ہیثمی نے کہا کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

کریں گی۔ (5) اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے آگے کوئی بہتان نہیں گھڑیں گی (یعنی ناجائز اولاد نہیں جنیں گی) (6) معروف کاموں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہیں کریں گی اور (7) اپنے شوہروں کو دغا نہیں دیں گی۔ ہم نے ان شرائط پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لی۔ پھر ہم واپس پلٹ گئیں۔ میں نے ان میں سے ایک عورت سے کہا کہ واپس جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کہ اپنے خاوندوں سے دھوکہ کا کیا مطلب ہے؟ اس عورت نے جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلب پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتیں مال تو اپنے شوہر کا استعمال کرتی ہیں اور محبت کسی دوسرے سے کرتی ہیں۔''

سہیلہ اور جابر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت کھلائی

حدیث 21

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ خَمَصًا شَدِيْدًا، فَانْكَفَيْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيْدًا. فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِيْ، وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِمَنْ مَعَهُ. فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ. فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ ﷺ: لاَ تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ ، وَلاَ تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتَّى أَجِيْءَ . فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِيْ ، فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ . فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قُلْتِ . فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِيْنًا ، فَبَسَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَسَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِيْ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلاَ تُنْزِلُوْهَا ، وَهُمْ أَلْفٌ ، فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَأَكَلُوْا حَتَّى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا ، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ ، وَإِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ .)) [1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے معلوم کیا کہ نبی کریم ﷺ انتہائی بھوک میں مبتلا ہیں۔ میں فوراً اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا: کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ انتہائی بھوکے ہیں۔ میری بیوی ایک تھیلا نکال کر لائیں جس میں ایک صاع جو تھے۔ گھر میں ہمارا ایک بکری کا بچہ بھی بندھا ہوا تھا۔ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو کو چکی میں پیسا۔ جب میں ذبح سے فارغ ہوا تو وہ بھی جو پیس چکی تھیں۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں کر کے ہانڈی میں رکھ دیا اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری بیوی نے پہلے ہی تنبیہ کر دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا۔ چنانچہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے کان میں یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بچہ ذبح کر لیا اور ایک صاع جو پیس لیے ہیں جو ہمارے پاس تھے۔ اس لیے آپ دو ایک صحابہ کو

[1] صحیح بخاری، کتاب المغازی، رقم :4102.

لے کر تشریف لے چلیں۔ حضور اکرم ﷺ نے بہت بلند آواز سے فرمایا: اے اہل خندق! جابر (رضی اللہ عنہ) نے تمہارے لئے کھانا تیار کروایا ہے۔ بس اب سارا کام چھوڑ دو اور جلدی چلے چلو۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا: جب تک میں نہ آ جاؤں ہانڈی چولھے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹی پکانی شروع کرنا۔ میں اپنے گھر آیا۔ ادھر حضور اکرم ﷺ بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ مجھے برا بھلا کہنے لگیں۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا میں نے حضور ﷺ کے سامنے عرض کر دیا تھا۔ آخر میری بیوی نے گندھا ہوا آٹا نکالا اور حضور ﷺ نے اس میں اپنے لعاب دہن کی آمیزش کر دی اور برکت کی دعا کی۔ ہانڈی میں بھی آپ نے لعاب کی آمیزش کی اور برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: اب روٹی پکانے والی کو بلاؤ وہ میرے سامنے روٹی پکائے اور گوشت ہانڈی سے نکالے لیکن چولھے سے ہانڈی نہ اتارنا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ہزار کے قریب تھی۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ اتنے ہی کھانے کو سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا بھی بچ گیا۔ جب تمام لوگ واپس ہو گئے تو ہماری ہانڈی اسی طرح ابل رہی تھی، جس طرح شروع میں تھی اور آٹے کی روٹیاں برابر پکائی جا رہی تھیں۔''

سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا اپنی اولاد کی تربیت کرنا

حدیث 22

((وَعَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ: مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ۔

قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا، وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ .))[1]

''اور حضرت خالد بن ذکوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عاشورا (10 محرم) کے روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی بستیوں میں یہ پیغام بھجوایا جس نے آج روزہ نہیں رکھا، وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے روزہ رکھا ہو، وہ روزہ پورا کرے۔ اس حکم کے بعد ہم عاشورے کا روزہ رکھتے تھے اور اپنے بچوں کو بھی روزہ رکھاتے تھے۔ ہم بچوں کے لیے اون کا ایک کھلونا بنا دیتے، جب وہ (بھوک سے) رونے لگتے تو انہیں بہلانے کے لیے یہ کھلونا دے دیتے حتی کہ افطار کا وقت آ پہنچتا۔''

سیّدنا ابو الہیثم رضی اللہ عنہ کی بیوی کی فضیلت

حدیث 23

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ، فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ: خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ رضي الله عنه فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ؟ قَالَ: الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ

[1] صحيح البخاري، كتاب الجهاد، رقم :1960.

النَّخْلِ وَالشَّاةِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ، فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَالُوا لِامْرَأَتِهِ: أَيْنَ صَاحِبُكِ؟ فَقَالَتْ: انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ، فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ رضی اللہ عنہ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا، فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَيُفَدِّيهِ بِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِيقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا أَوْ قَالَ: تَخَيَّرُوا مِنْ رُطَبِهِ وَبُسْرِهِ، فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: هٰذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ: لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ قَالَ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ جَدْيًا، فَأَتَاهُمْ بِهَا فَأَكَلُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ. فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اخْتَرْ لِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ، خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ رضی اللہ عنہ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا أَنْ تَعْتِقَهُ، قَالَ فَهُوَ عَتِيقٌ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اکرم ﷺ ایسے وقت میں

[1] سنن الترمذی، ابواب الزهد، رقم:2369، سلسلة الصحيحة، رقم:1641.

گھر سے نکلے، جس وقت آپ ﷺ کے نکلنے کا معمول نہیں تھا، نہ ہی اس وقت کسی سے ملاقات فرماتے تھے۔ اس دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ابوبکر! اس وقت کیسے آئے ہو؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ ﷺ سے ملاقات کی غرض سے، رخِ انور کی زیارت کرنے کی غرض سے اور آپ ﷺ کو سلام پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آگئے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: عمر! کیسے آئے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بھوک کی وجہ سے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھوک تو مجھے بھی لگی ہے، اچھا لو! ابوالہیثم بن التیہان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر چلتے ہیں۔ حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ کے پاس بہت سے کھجوروں کے درخت اور بہت سی بکریاں تھیں، لیکن ان کے پاس خادم نہیں تھا (تینوں حضرات وہاں پہنچے تو) حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ گھر پر نہیں تھے۔ انہوں نے حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کی بیوی سے پوچھا: ابو الہیثم رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ بیوی نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ پانی کی ایک مشک اٹھائے ہوئے پہنچ گئے۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے اپنی کی مشک رکھی اور نبی اکرم ﷺ کو گلے لگا لیا، میرے ماں باپ قربان، میرے ماں باپ قربان، تشریف لائیں! پھر حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ انہیں اپنے باغ میں لے گئے، چٹائی بچھائی (اور انہیں بٹھا کر) خود کھجوریں لینے چلے گئے، کھجوروں کا ایک گچھا اٹھا لائے اور تینوں حضرات کے سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم خود ہی ہمارے لیے میوے چن لاتے۔ حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے چاہا کہ

آپ ﷺ خود میوے چن کے تناول فرمائیں یا کہا کہ آپ ﷺ خود ہی کچی یا پکی پسند کی کھجوریں نکال لیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کھجوریں تناول فرمائیں اور پانی نوش فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں قیامت کے روز تم سے سوال کیا جائے گا۔ ان میں ٹھنڈا سایہ بھی ہے، مزے دار میوے بھی ہیں، ٹھنڈا پانی بھی ہے۔ پھر حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کھانا تیار کرنے کے لیے اٹھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے ایک بکری کا بچہ نر یا مادہ ذبح کیا اور اسے پکا لائے اور سب نے تناول فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تمہارے پاس خادم ہے؟ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: نہیں، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا جب کوئی قیدی ہمارے پاس آئے تو آنا۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس دو قیدی آئے، تیسرا نہیں تھا۔ حضرت ابو الہیثم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے کوئی ایک پسند کر لو! حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ خود ہی میرے لیے پسند فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ مانگا جائے یا سے امین ہونا چاہیے، لہٰذا فلاں لے لو! میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے، اس سے خیر خواہی کرنا اور اسے اچھی بات کہنا۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ وہ غلام لے آئے اور اپنی بیوی کو رسول اللہ ﷺ کی نصیحت بتائی۔ بیوی کہنے لگیں: غلام کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے جو نصیحت ارشاد فرمائی ہے، اسے تم اسے طرح پورا کر سکتے ہو کہ اسے آزاد کر دو! حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اچھا! تو پھر وہ آزاد ہے۔''

سیّدہ اُم حارثہ ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 24

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ أُخْتَهُ وَهِيَ تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا، فَرَضُوا بِالْأَرْشِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی بہن (ام حارثہ) ربیع (بنت نضر) رضی اللہ عنہا نے کسی عورت کا سامنے والا دانت توڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے قصاص میں حضرت ربیع رضی اللہ عنہا کا دانت توڑنے کا فیصلہ فرما دیا۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میری بہن کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ اس کے بعد (غیر متوقع طور پر اللہ کی قدرت سے) عورت کے ورثاء دیت لینے پر آمادہ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔''

سیّدہ اُم دحداح رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 25

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِفُلَانَ

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، رقم: 2806.

نَـخْلَةً وَاَنَا أُقِيْمُ حَائِطِي بِهَا فَأْمُرْهُ اَنْ يُعْطِيَنِي حَتّٰى أُقِيْمَ حَائِطِيْ بِهَـا ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : اَعْـطِهَـا اِيَّـاهُ بِنَخْلَةٍ فِي الْجَنَّةِ فَاَبٰى ، فَـاَتَـاهُ اَبُـو الـدَّحْـدَاحِ فَـقَـالَ: بِـعْـنِيْ نَخْلَتَكَ بِحَائِطِيْ ، قَالَ: فَـاجْـعَـلْهَـا لَـهُ فَقَدْ اَعْطَيْتُكَهَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كَمْ مِنْ عِـذْقٍ رَدَاحٍ لِاَبِـيْ الدَّحْدَاحِ فِي الْجَنَّةِ قَالَهَا مِرَارًا ، قَالَ: فَاَتٰى اِمْرَأَتَهُ ، فَقَالَ: يَا اُمَّ الدَّحْدَاحِ اُخْرِجِيْ مِنَ الْحَائِطِ فَاِنِّيْ قَدْ بِعْتُهُ بِنَخْلَةٍ فِي الْجَنَّةِ ، فَقَالَتْ: رَبِحَ الْبَيْعُ اَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں شخص کی کھجور ہے اور میں اس کے سہارے اپنی دیوار کھڑی کرنا چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے حکم دیں کہ وہ یہ کھجور مجھے دے دے تا کہ میں اس کے سہارے دیوار کھڑی کر سکوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے مالک سے کہا: یہ کھجور کا درخت اس آدمی کو دے دو اور اس کے بدلہ میں مجھ سے جنت کی کھجور لے لو۔ کھجور کے مالک نے انکار کر دیا۔ حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ کھجور کے مالک کے پاس آئے اور کہا: میرا سارا باغ لے لو اور وہ کھجور مجھے دے دو۔ (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تجھ سے مانگی ہے) کھجور کے مالک نے باغ کے بدلہ میں اپنی کھجور ابو دحداح رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اپنے باغ کے بدلہ میں وہ کھجور خرید لی ہے، میں نے یہ کھجور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کھجور ضرورت مند کو دے دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو دحداح (رضی اللہ عنہ) کے لیے جنت میں کتنے ہی خوشے لٹکے ہوئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ کئی

---

[1] مسند احمد : 3/ 147 ، رقم :12482۔ شیخ شعیب نے کہا اس کی سند ''صحیح علی شرط علی مسلم'' ہے۔

مرتبہ ادا فرمائے۔ حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کے پاس آئے اور آواز دی: ام دحداح! (رضی اللہ عنہا) باغ سے باہر نکل آؤ۔ میں نے یہ باغ جنت میں کھجور کے بدلہ میں بیچ دیا ہے۔ ام دحداح رضی اللہ عنہا نے (فوراً) کہا: تم نے بڑا نفع بخش سودا کیا ہے۔ یا اس سے ملتا جلتا کوئی کلمہ کہا۔''

سیّدہ اُم معقل انصاریہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 26

((وَعَنْ أُمِّ مَعْقَلٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا حَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ ، فَجَعَلَهُ أَبُو مَعْقِلٍ رضی اللہ عنہ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، وَأَصَابَنَا مَرَضٌ وَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ حَجِّهِ جِئْتُهُ ، فَقَالَ ﷺ: يَا أُمَّ مَعْقِلٍ! مَا مَنَعَكِ أَنْ تَخْرُجِي مَعَنَا؟ قَالَتْ: لَقَدْ تَهَيَّأْنَا فَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ ، هُوَ الَّذِي نَحُجُّ عَلَيْهِ ، فَأَوْصَى بِهِ أَبُو مَعْقِلٍ رضی اللہ عنہ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، قَالَ ﷺ: فَهَلَّا خَرَجْتِ عَلَيْهِ ، فَإِنَّ الْحَجَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، فَأَمَّا إِذْ فَاتَتْكِ هَذِهِ الْحَجَّةُ مَعَنَا ، فَاعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ فَإِنَّهَا كَحَجَّةٍ .)) [1]

''اور حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع ادا فرمایا، اس وقت ہمارے پاس ایک اونٹ تھا۔ حضرت ابو معقل رضی اللہ عنہ نے وہ اونٹ اللہ کی راہ میں دے دیا۔ ہمارے ہاں بیماری ایسی آئی کہ ابو معقل رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ حج کے لیے روانہ ہو گئے۔ جب نبی اکرم ﷺ حج سے

[1] سنن ابو داؤد، کتاب المناسك : رقم: 1989۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

واپس تشریف لائے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ام معقل! تم ہمارے ساتھ حج پر کیوں نہیں گئی؟ حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے تیاری تو کر رکھی تھی، لیکن ابو معقل رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے، ہمارے پاس ایک ہی اونٹ تھا، جس پر ہم حج کے لیے جا رہے تھے۔ ابو معقل رضی اللہ عنہ نے فوت ہوتے وقت وہ اونٹ اللہ کی راہ میں دینے کی وصیت کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسی اونٹ پر سوار ہو کر نکل پڑتی، حج کا سفر بھی فی سبیل اللہ ہی ہے۔ اچھا اب یہ حج تو ہمارے ساتھ کرنے سے محروم ہو گئی ہو، آئندہ رمضان آئے تو اس میں عمرہ کر لینا۔ اس کا ثواب بھی حج کے برابر ہوگا۔''

سیّدہ اُم یعقوب رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 27

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِنْ بَنِی اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوبَ، وَكَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِی عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَمَا لِی لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِی كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَیِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ، فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيهِ لَقَدْ

وَجَدْتِيهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ [الحشر: ٧] فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: فَإِنِّي أَرٰى شَيْئًا مِّنْ هٰذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ، قَالَ: اذْهَبِي فَانْظُرِي، قَالَ: فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا، فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ: أَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا.))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جسم گودنے والیوں اور گدوانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر خوبصورتی کے لیے دانت (رگڑ کر) کھلے کروانے والیوں پر (نیز) اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو تبدیل کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ بنی اسد کی ایک عورت ام یعقوب رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی جو کہ قرآن پڑھا کرتی تھی، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور کہا: میں نے سنا ہے آپ نے جسم گدوانے ور گودنے والیوں پر، چہرہ کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر دانتوں کو کشادہ کروانے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو بدلنے والیوں پر لعنت کی ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور یہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔ حضرت ام یعقوب رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے (اپنے پاس محفوظ) دو تختیوں کے درمیان سارا قرآن پڑھ ڈالا ہے، لیکن مجھے تو اس میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں ملا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو قرآن غور سے پڑھتی تو تجھے یہ بات مل جاتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس بات کا حکم دیں اس پر عمل کرو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ۔ (الحشر: 7) پھر وہ عورت بولی ان

[1] صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، رقم: 5573.

باتوں میں سے بعض باتیں تو تمہاری بیوی میں بھی ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا جاؤ جا کر دیکھ لو۔ وہ عورت گئی تو ان کی بیوی میں ایسی کوئی بات نہ پائی تب وہ واپس آ کر کہنے لگی: ان میں سے تو کوئی بات میں نے تمہاری بیوی میں نہیں دیکھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ ایسا کرتی تو ہم کبھی اس سے صحبت نہ کرتے۔ (یعنی اسے طلاق دے دیتے)۔''

سیّدہ خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 28

((وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا تَبَارَكَ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ كُلَّ شَيْءٍ، إِنِّي لَأَسْمَعُ كَلَامَ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہا وَيَخْفَى عَلَيَّ بَعْضُهُ وَهِيَ تَشْتَكِي زَوْجَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ تَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! أَكَلَ شَبَابِي وَنَثَرْتُ لَهُ بَطْنِي، حَتَّى إِذَا كَبِرَتْ سِنِّي وَانْقَطَعَ وَلَدِي ظَاهَرَ مِنِّي، اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَشْكُو إِلَيْكَ فَمَا بَرِحَتْ حَتَّى نَزَلَ جِبْرَائِيلُ بِهَؤُلَاءِ الْآيَاتِ ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ﴾ .)) [1]

''اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: برکت والی ہے وہ ذات جو ہر ایک بات سنتی ہے۔ میں خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا کی بات سن رہی تھی، لیکن بعض باتیں سمجھ میں نہیں آ رہی تھیں۔ خولہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے حضور اپنے شوہر کا شکوہ کر رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں: یا رسول

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الطلاق، رقم: 2063۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے

اللہ ﷺ! میرا شوہر میری جوانی کھا گیا (یعنی میں نے جوانی کا سارا زمانہ اس کے ساتھ گزارا ہے) میرے پیٹ سے اس کی اولاد ہوئی۔ اب میں عمر رسید ہو گئی ہوں، میرے ہاں اولاد ہونا بند ہوگئی ہے، اس نے مجھ سے ظہار کیا ہے۔ یا اللہ! میں تیرے حضور اپنا دکھ پیش کرتی ہوں۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بار بار یہی کلمات کہتی رہیں، حتی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام درج ذیل آیات لے کر آ گئے: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ....﴾ ترجمہ: ''بے شک اللہ نے سن لی اس عورت کی بات جو اپنے شوہر کے بارے میں تجھ سے جھگڑا کر رہی تھی اور اللہ کے حضور اپنا دکھڑا پیش کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ بے شک اللہ سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔'' (المجادلة : 1)''

سیّدہ خنساء بنت عمرو رضی اللہ عنہا کی فضیلت

حدیث 29

((قَالَ السُّحَيْبَانِيُّ فَقَدْ خَرَجَتْ فِي مَعْرِكَةِ الْقَادِسِيَّةِ ...... مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَمَعَهَا أَبْنَاؤُهَا الْأَرْبَعَةُ، وَهُنَاكَ، وَقَبْلَ بَدْءِ الْقِتَالِ أَوْصَتْهُمْ فَقَالَتْ: يَا بَنِيَّ لَقَدْ أَسْلَمْتُمْ طَائِعِيْنَ، وَهَاجَرْتُمْ مُخْتَارِيْنَ، وَوَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّكُمْ بَنُوْ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٌ، مَا خُنْتُ أَبَاكُمْ، وَلَا فَضَحْتُ خَالَكُمْ. . اِلٰى أَنْ قَالَتْ: فَاِذَا أَصْبَحْتُمْ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ سَالِمِيْنَ فَاغْدُوْا اِلٰى قِتَالِ عَدُوِّكُمْ مُسْتَبْصِرِيْنَ، وَبِاللّٰهِ عَلٰى أَعْدَائِهِ مُسْتَنْصِرِيْنَ فَاِذَا رَأَيْتُمُ الْحَرْبَ قَدْ شَمَرَتْ عَنْ سَاقِهَا، وَجَعَلَتْ نَارًا عَلٰى أَرْوَاقِهَا، فَتَيَمَّمُوْا وَطِيْسَهَا، وَجَالِدُوْا رَئِيْسَهَا عِنْدَ اِحْتِدَامِ خَمِيْسِهَا،

تَـظْفِرُوْا بِالْغَنَمِ وَالْكَرَامَةِ فِيْ دَارُ الْخُلْدِ وَالْمَقَامَةِ۔ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَوْلَادُهَـا الْاَرْبَعَةُ بَاشِرُوْا الْقِتَالَ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ حَتّٰى قُتِلُوْا، وَبَـلَـغَ الْـخُنَسَاءَ خَبْرُ مَقْتِلِ أَبْنَاءِ هَا الْأَرْبَعَةِ فَقَالَتْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّـذِيْ سَـرَّفَـنِـيْ بِـقَتْلِهِمْ وَأَرْجُوْ مِنْ رَبِّيْ أَنْ يَجْمَعَنِيْ بِهِمْ فِيْ مُسْتَقِرِّ رَحْمَتِهِ.)) [1]

''اور سحیانی کہتے ہیں کہ معرکہ قادسیہ کے لیے حضرت خنساء رضی اللہ عنہا اپنے چار بیٹوں اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ نکلیں اور لڑائی سے قبل اپنے بیٹوں کو یہ نصیحت کی: اے میرے بیٹو! تم اپنی خوشی سے اسلام لائے اور اپنی خوشی سے ہجرت کی، اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی الہ نہیں، تم ایک ہی ماں کے بیٹے ہو، میں نے تمہارے باپ سے خیانت کی، نہ ہی تمہارے ماموں کو رسوا کیا، کل اللہ نے چاہا تو تم خیریت سے صبح کرو اور اپنے دشمن کی طرف پوری سوچ سمجھ کے ساتھ نکلنا اور اپنے دشمن کے خلاف اللہ سے مدد مانگتے ہوئے اس پر ٹوٹ پڑنا اور جب دیکھو کہ لڑائی کا تنور خوب گرم ہو گیا ہے، آگ کے شعلے پورے جوبن پر ہیں تو آتش دان جنگ میں گھس جانا، جب دشمن کا لشکر بھڑک اٹھے تو اس کے سپہ سالار پر حملہ آور ہونا۔ اللہ کرے تم کامیاب و کامران ٹھہرو اور ابدی قیام گاہ (یعنی جنت) میں عزت اور فضیلت پاؤ۔ اگلی صبح حضرت خنساء کے چاروں بیٹے یکے بعد دیگر جنگ میں شریک ہوئے اور خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت خنساء کو جب اپنے چاروں بیٹوں کی شہادت کی خبر لی تو بے ساختہ پکار اٹھیں: اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے بیٹوں کی شہادت سے نوازا۔ میں امید رکھتی ہوں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ جنت میں مجھے میرے بیٹوں کے ساتھ

[1] صور من سير الصحابيات، رقم: 257-256.

اکٹھا کر دے گا۔''

سیّدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 30

((وَعَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِیٌّ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ یَتَقَاضَاهُ دَیْنًا کَانَ عَلَیْهِ فَاشْتَدَّ عَلَیْهِ حَتَّی قَالَ لَهُ: أُحَرِّجُ عَلَیْكَ إِلَّا قَضَیْتَنِی، فَانْتَهَرَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوا: وَیْحَكَ تَدْرِی مَنْ تُکَلِّمُ؟ قَالَ: إِنِّی أَطْلُبُ حَقِّی. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: هَلَّا مَعَ صَاحِبِ الْحَقِّ کُنْتُمْ؟ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَی خَوْلَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رضی اللہ عنہا فَقَالَ لَهَا: إِنْ کَانَ عِنْدَكِ تَمْرٌ فَأَقْرِضِینَا حَتَّی یَأْتِیَنَا تَمْرُنَا فَنَقْضِیَكِ فَقَالَتْ: نَعَمْ! بِأَبِی أَنْتَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ فَأَقْرَضَتْهُ. فَقَضَی الْأَعْرَابِیَّ وَأَطْعَمَهُ. فَقَالَ أَوْفَیْتَ. أَوْفَی اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ ﷺ: أُولَئِكَ خِیَارُ النَّاسِ۔ إِنَّهُ لَا قُدِّسَتْ أُمَّةٌ لَا یَأْخُذُ الضَّعِیفُ فِیهَا حَقَّهُ غَیْرَ مُتَعْتَعٍ.))[1]

''اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے قرض کا تقاضا کرنے لگا۔ اس نے آپ ﷺ کے ساتھ ترش روئی کی، حتی کہ اس نے یہ بھی کہا: اگر آپ ﷺ نے میرا قرض ادا نہ کیا تو میں آپ ﷺ سے برا سلوک کروں گا۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے ڈانٹا اور کہا: افسوس! تجھے یہ معلوم نہیں کس سے بات کر رہے ہو؟ دیہاتی کہنے لگا: میں اپنا حق مانگ رہا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حق والے کی

[1] سنن ابن ماجه، کتاب الصدقات، رقم: 2426، سلسلة الصحيحة، رقم: 2846.

حمایت کیوں نہیں کرتے؟ پھر آپ ﷺ نے حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی طرف آدمی بھیجا۔ اس آدمی نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سے کہا: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس کھجوریں ہیں تو ہمیں بطور قرض دے دو۔ جب ہمارے پاس کھجوریں آئیں گی تو ہم تمہیں واپس کر دیں گے۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! میرے پاس کھجوریں موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو قرض دیا اور آپ ﷺ نے دیہاتی کا قرض ادا فرما دیا۔ پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا: بہترین لوگ حق ادا کرنے والے ہی ہوتے ہیں اور ایسی قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جس کا کمزور فرد اپنا قرضہ وصول نہ کر سکے۔''

سیّدہ اُم محجن انصاریہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ . فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ ، قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي؟ قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ: دُلُّونِي عَلٰى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ، ثُمَّ قَالَ ﷺ: إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوئَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا ، وَإِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِي عَلَيْهِمْ .))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کالے رنگ کی عورت (یا مرد) مسجد کی خدمت کرتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کو (چند دن) نظر نہ آئی تو آپ ﷺ

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: 2215.

نے لوگوں سے اس کے بارے میں سوال کیا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ تو فوت ہو چکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں نے اسے معمولی بات سمجھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارساد فرمایا: مجھے اس کی قبر بتاؤ؟ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی قبر بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر فرمایا: یہ قبریں تاریکی سے بھری ہوتی ہیں میری دعاء سے اللہ انہیں روشن فرما دیتا ہے۔''

سیّدہ اُم زفر رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 32

((وَعَنْ عَطَاءُ بْنُ أَبِى رَبَاحٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: قَالَ لِى ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّى أُصْرَعُ وَإِنِّى أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِى، قَالَ: إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ: أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: إِنِّى أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِى أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا.))[1]

''اور حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا: کیا میں تجھے جنتی خاتون نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! ضرور دکھائیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے: یہ سانولے رنگ کی عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے

[1] صحیح بخاری، کتاب المرضیٰ، رقم: 5652.

دعا فرمائیں (اللہ مجھے صحت عطا فرمائے)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے جنت کا وعدہ ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا اور اللہ تجھے صحت عطا فرما دے گا۔ عورت کہنے لگی: میں صبر کروں گی لیکن مرگی کے دوران میرا ستر کھل جاتا ہے، آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرما دیں کہ میرا ستر قائم رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے یہ دعا فرما دی۔''

سیّدہ حولاء بنت تویت رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 33

((وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَيْتِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى مَرَّتْ بِهَا، وَعِنْدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: هٰذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ وَزَعَمُوا أَنَّهَا لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ؟ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ. فَوَاللّٰهِ! لَا يَسْأَمُ اللّٰهُ حَتّٰى تَسْأَمُوا.)) [1]

''اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ حضرت حولاء بنت تویت رضی اللہ عنہا ان کے ہاں آئیں۔ رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ حولاء بنت تویت رضی اللہ عنہا ہیں، لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ساری ساری رات (عبادت کی وجہ سے) سوتی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم: 1833.

نے ارشاد فرمایا: کیا ساری رات نہیں سوتی؟ اتنا عمل کرو، جتنی تمہارے اندر استطاعت ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ اجر وثواب دیتے دیتے نہیں تھکتے،تم عمل کرتے کرتے تھک جاتے ہو۔‘‘

سیّدہ خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 34

((وَعَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ رضي الله عنها أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَكَرِهَتْ ذَلِكَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَرَدَّ نِكَاحَهُ.)) [1]

’’اور حضرت خنساء بنت خدام انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ بیوہ تھیں اور ان کے باپ نے ان کی (مرضی کے بغیر) نکاح کر دیا۔ حضرت خنساء رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ (اپنے والد کی شکایت کی) رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح فسخ کر دیا۔‘‘

سیّدہ معاذہ بنت عبداللہ بن جریر رضی اللہ عنہ کے فضائل

حدیث 35

((وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ يَقُولُ لِجَارِيَةٍ لَهُ: اذْهَبِي فَابْغِينَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ

[1] صحيح بخاری، كتاب النكاح، رقم:5138.

غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ .)) ❶

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی سلول اپنی لونڈی سے کہتا کہ جا کر زنا کر اور مال کما کر لا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: تمہاری لونڈیوں اگر پاکدامنی کی زندگی بسر کرنا چاہیں تو انہیں زنا پر مجبور نہ کرو، تاکہ تم ان سے دنیا کا مال کماؤ، جو شخص انہیں مجبور کرے گا، ان کی مجبوری کے بعد اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (النور: 33)''

سیّدہ درہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 36

((وَعَنِ ابْنِ أَبِی الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: أَكْثَرَ النَّاسُ فِیْ أَبَوَيْهَا فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا وَلَدَ الْكُفَّارُ غَيْرِیْ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتْ: قَدْ أَذَانِی أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ فِی أَبَوَیَّ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّيْتُ الظُّهْرَ فَصَلِّیْ حَيْثُ أَرَى فَصَلَّى النَّبِیُّ ﷺ الظُّهْرَ ثُمَّ أَلْتَفَتَ عَلَيْهَا فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَكُمْ نَسَبٌ وَلَيْسَ نَسَبٌ؟ فَوَثَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَغْضَبَ اللّٰهُ مَنْ أَغْضَبَكَ، فَقَالَ: هٰذِهِ بِنْتُ عَمِّیْ فَلَا يَقُلْ لَهَا أَحَدٌ إِلَّا خَيْرًا .)) ❷

---

❶ صحيح مسلم، كتاب التفسير، رقم :7552.

❷ معجم كبير للطبرانی : 257/24، مجمع الزوائد : 258/9، رقم :15403۔ علامہ ہیثمی نے کہا اس کے رجال صحیح بخاری کے رجال ہیں۔

''اور حضرت ابن ابی الحسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت دُرہ رضی اللہ عنہا بنت ابولہب کے والدین کے بارے میں باتیں کرنی شروع کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابولہب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میرے علاوہ کوئی اور کافروں کی اولاد نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا؟ حضرت درہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: مدینہ کے لوگ مجھے میرے (کافر) والدین کے حوالے سے اذیت پہنچا رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت درہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جب میں ظہر کی نماز ادا کروں تو تم بھی ایسی جگہ ظہر کی نماز ادا کرنا جہاں سے میں تمہیں دیکھ سکوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا فرمائی اور حضرت درہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: لوگو! کیا تمہارا خاندان ہے اور میرا خاندان نہیں ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہل کرتے ہوئے عرض کی: جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کیا، اس سے اللہ ناراض ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ درہ رضی اللہ عنہا میرے چچا کی بیٹی ہے۔ کوئی آدمی بھلائی کے علاوہ اس کے بارے میں بات نہ کرے۔''

سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 37

((وَعَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهَا عِنْدَ الْكَرْبِ: اَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا.)) [1]

''اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رنج کے وقت

[1] مسند احمد: 6/369، رقم: 27082۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

پڑھنے والے کلمات مجھے سکھائے تھے اور وہ یہ ہیں: "اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا" "میرا رب اللہ ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتی۔"

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کی فضیلت

حدیث 38

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَخَرَجَ مَعَهٗ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ ، اِحْتَمَلَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ مَا لَهٗ كُلَّهٗ مَعَهٗ: خَمْسَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ سِتَّةَ آلَافِ دِرْهَمٍ ـ قَالَتْ: وَانْطَلَقَ بِهَا مَعَهٗ ـ قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيْنَا جَدِّيْ أَبُوْ قُحَافَةَ رضی اللہ عنہ وَقَدْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرَاهُ قَدْ فَجَعَكُمْ بِمَالِهٖ مَعَ نَفْسِهٖ ، قَالَتْ: قُلْتُ: كَلَّا يَا أَبَهْ ، إِنَّهٗ قَدْ تَرَكَ لَنَا خَيْرًا كَثِيْرًا ـ قَالَتْ: فَأَخَذْتُ أَحْجَارًا ، فَوَضَعْتُهَا فِيْ كُوَّةِ الْبَيْتِ ، كَانَ أَبِيْ يَضَعُ فِيْهَا مَالَهٗ ثُمَّ وَضَعْتُ عَلَيْهَا ثَوْبًا ، ثُمَّ أَخَذْتُ بِيَدِهٖ ، فَقُلْتُ: يَا أَبَهْ! ضَعْ يَدَكَ عَلٰى هٰذَا الْمَالِ ـ قَالَتْ: فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ ، إِنْ كَانَ قَدْ تَرَكَ لَكُمْ هٰذَا ، فَقَدْ أَحْسَنَ ، وَفِيْ هٰذَا لَكُمْ بَلَاغٌ ، قَالَتْ: وَلَا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ لَنَا شَيْئًا ، وَلٰكِنِّيْ قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أُسْكِنَ الشَّيْخَ بِذٰلِكَ .))[1]

"اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت کے لیے نکلے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال بھی ساتھ لے لیا، جس کی مقدار پانچ یا

[1] مسند احمد: 6/350، رقم: 26957۔ شیخ شعیب نے اسے "حسن" کہا ہے۔

چھ ہزار درہم تھی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مال لے کر چلے گئے تو دادا جان (حضرت) ابوقحافہ (رضی اللہ عنہ) تشریف لائے اور وہ اس وقت نابینا ہو چکے تھے، کہنے لگے: ابوبکر نے تم لوگوں کو (دہری) مصیبت میں ڈال دیا۔ مال بھی لے گیا اور خود بھی چلا گیا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کی: نہیں بابا! ایسا ہرگز نہیں، وہ تو ہمارے لیے بہت سا مال چھوڑ گئے ہیں۔ پھر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کچھ پتھر لیے اور انہیں اپنے گھر کے طاق میں رکھ دیا، جہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ درہم وغیرہ رکھتے تھے اور ان پر کپڑا ڈال دیا۔ پھر دادا جان کا ہاتھ پکڑا اور کہا: دادا جان! ذرا ان درہموں پر اپنا ہاتھ رکھیں۔ (حضرت) ابوقحافہ (رضی اللہ عنہ) نے اپنا ہاتھ وہاں رکھا تو کہنے لگ: چلو، یہ تو اچھا ہے، وہ تمہارے لیے درہم چھوڑ گیا ہے۔ تب تو اس کے جانے میں کوئی حرج نہیں۔ اس سے تمہاری ضرورتیں پوری ہو جائیں گی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! بابا جان نے تو ہمارے لیے کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی، میں تو اس طریقہ سے صرف دادا جان کو اطمینان دلانا چاہتی تھی۔''

سیّدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا کے فضائل

حدیث 39

((وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ مِنْ شَأْنِ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أُمِّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ، فَلَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ أَبُوهُ، فَكَانَتْ أُمُّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَحْضُنُهُ حَتّٰى كَبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَعْتَقَهَا، ثُمَّ أَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَا

تُوُفِّیَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسَةِ اَشْهُرٍ .))[1]

''اور حضرت امام ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں، حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی لونڈی تھیں۔ حبشہ سے تعلق تھا۔ حضرت عبداللہ کی وفات کے بعد جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ہی آپ ﷺ کی پرورش اور دیکھ بھال کا فریضہ سرانجام دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ بڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور ان کا نکاح (اپنے آزاد کردہ غلام) زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے کر دیا۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی وفات مبارک کے پانچ ماہ بعد دنیا سے رخصت ہوگئیں۔''

سیّدہ اُم کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کی ایک سبق آموز روایت

حدیث 40

((وَعَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَا أَعُدُّهُ كَاذِبًا الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ يَقُولُ الْقَوْلَ وَلَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا الْإِصْلَاحَ، وَالرَّجُلُ يَقُولُ فِي الْحَرْبِ، وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا .))[2]

''اور حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو تین

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجهاد، رقم :4603.

[2] سنن ابی داؤد، کتاب الادب ، رقم :4921.

مواقع کے علاوہ کسی بھی جگہ جھوٹ کی اجازت دیتے نہیں سنا۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: "اولاً" میں اس آدمی کو جھوٹا شمار نہیں کرتا جو لوگوں کے درمیان صلح کرائے اور ایسی بات کہے جس سے دونوں کے درمیان اصلاح مطلوب ہو۔ ثانیاً: لڑائی کے دوران (دشمن کو شکست سے دوچار کرنے کے لیے) کوئی بات بنائے۔ ثالثاً: شوہر اپنی بیوی سے (صلح کرنے کے لیے) کوئی بات کہے یا بیوی اپنے شوہر کو راضی کرنے کے لیے کوئی بات کہے۔"

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

فہرستِ آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السـنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السـنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.